سوال

(264) صبح کی نماز میں دعائے قنوت پڑھنا اور ایک تعاقب

جواب

السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

حدیثوں میں آیا ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے اکثر خصوص نوازل و واقعات کے موقع پر نماز مغرب اور ماز فجر میں دعاء قنوت پڑھی ہے۔ اور حضرت امام حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا تھا کہ محمد رسول اللہ ﷺ نے مجھ سے فرمایا کہ تم وتروں میں دعائے قنوت اللھم اہدنی فیمن ہدیت پڑھا کرو لیکن وتروں میں پڑھنے کا تو احادیث صحیحہ میں ثبوت نہیں۔ البتہ نماز فجر میں ضرور ہے۔ اور مغرب میں لیکن فجر نماز میں دعا قنوت کا ثبوت ہونے کی علامت مولانا ثناء اللہ صاحب کا فتویٰ ہے لیکن حال میں ایک مولوی صاحب نے اہل حدیث میں چھپوایا ہے۔ کہ دعائے قنوت کا ثبوت نماز فجر میں صحیح حدیث سے نہیں بلکہ صرف مغرب میں ہے۔ لہذا مولانا ثناء اللہ صاحب سے خصوصاًاور مولانا ابوالقاسم صاحب بنارسی و مولوی احمد اللہ صاحب دہلوی و مولوی محمد صاحب دہلوی سے التجا ہے۔ کہ وہ بذریعہ اہل حدیث اعلان کردیں۔ کہ ایام نماز فجر اور مغرب میں دعائے قنوت کا ثبوت صحیح حدث سے ہے یا نہیں۔

(سید عبدالغفار)

الجواب بعون الوهاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

صحیح بات یہ ہے کہ آپ ﷺ سے صبح کی نماز میں قنوت پرھنا ثابت ہے جس کے نسخ ہونے کی کوئی دلیل نہیں۔ اور مصیبت عامہ کے وقت بعض صحابہ کرام رضوان اللہ عنہم اجمعین نے پانچوں نمازوں میں قنوت پڑھی ہے۔ حنفیہ کرام بھی مصیبت عامہ کے وقت قنوت پڑھنے کی اجازت دیتے ہیں۔ جس صحابی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا تھا کہ اپنے بیٹے کو کہ یہ بدعت ہے۔ ایسا کہنا یا تو اس کے عدم علم پر مبنی ہے۔ یا انہی معنی میں ہے جن معنوں میں حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے جماعت تراویح کو نعم البدعۃ ھذہ کہا تھا یعنی ایسا مسنون فعل جو متروک ہونے کے بعد جاری ہوجائے۔ بہر اس عدم علم سے روایات مثبتہ غلط نہیں ہوسکتیں۔

ھذا ما عندي واللہ أعلم بالصواب

فتاویٰ ثنائیہ امرتسری

جلد01 ص456